روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۲۰ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۸ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۲۸ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہیئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرض کہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے۔ بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۸)

"اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہیئے اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون، اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۱)

اپنے گھروں میں نمازی پیدا کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اصحاب میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل و عیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی ایسی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی اور نماز پڑھانے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں۔ اور ان کی نسلوں میں آج بھی بکثرت نمازی نظر آتے ہیں جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ اصحاب جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ نمازی

باقی صـ۷ پر

روزنامہ "پاکستان" کی جھوٹی خبر کی تردید

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے فرانکفورٹ (جرمنی) سے روزنامہ پاکستان لاہور کی اشاعت ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء میں شائع شدہ خبر کی تردید کے لئے روزنامہ مذکور کے ایڈیٹر کو جو خط لکھا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"فرانکفرٹ۔ جرمنی
۹ نومبر ۱۹۹۱ء

جناب ایڈیٹر صاحب "روزنامہ پاکستان" لاہور

آپ نے اپنے اخبار کے شمارہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء میں اپنے نامہ نگار چنیوٹ کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر بے بنیاد اور سرتاپا جھوٹی خبر اس جلی سرخی کے ساتھ شائع کی ہے: "قادیانی جماعت نے مرزا طاہر احمد کے خلاف بغاوت کر دی"

اس سراسر من گھڑت اور فرضی خبر کو قابل اعتماد ظاہر کرنے کی غرض سے اس میں جماعت احمدیہ کے کچھ افراد کے نام بھی درج کئے گئے ہیں جن میں خاکسار کے نام کا نمایاں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے خاکسار سمیت بعض دیگر افراد کو جماعت احمدیہ کی بنیادی رکنیت سے خارج کر دیا ہے۔

مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ آپ کی یہ خبر از اول تا آخر جھوٹ پر مبنی ہے۔ یہ خبر حق و صداقت کے اعلیٰ اسلامی معیار تو درکنار صحافت کے عام تقاضوں کو بھی پورا نہیں کرتی۔ اس خبر میں من گھڑت کو سچ کے طور پر پیش کر کے حق و صداقت کا بھی بڑی دیدہ دلیری سے خون کیا گیا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کی غرض سے جھوٹ کی غلاظت کو خبر کا نام دے کر اسے بلا تحقیق شائع کر دیا ہے۔ اس طرح آپ اس نام نہاد خبر میں مندرج افراد کے علاوہ دیگر لاکھوں احمدیوں کے دل مجروح کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔

جہاں آپ نے بلا تحقیق یہ جھوٹی خبر شائع کی ہے وہاں اب آپ پر یہ اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے کہ سو فیصد سچ پر مبنی میری اس

باقی صـ۶ پر

گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ کی طالبہ کیلئے

گولڈ میڈل کا اعزاز

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ شفقت وسیم سال سوئم نے آل پنجاب طرحی مقابلہ غزل میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ جو گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے لئے قابل فخر ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے مذکورہ طالبہ اس سے قبل فیصل آباد بورڈ میں بھی پہلا انعام حاصل کر چکی ہیں۔

(پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ نبوت ۱۳۷۰ ہش ۔۔۔ ۲۸ نومبر ۱۹۹۱ء

توبہ کا اصل وقت

ایک بات جو انسانی زندگی میں ناکامی کا باعث بنتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کہے کہ اچھا یہ کام کرنا تو ہے ٹھہر کے کر لیں گے" ٹھہر کے کر لیں گے" کہنے کی عادت انسان کو غفلت کے مُنہ میں دھکیل دیتی ہے اور پھر بعض اوقات وہ وقت ہی نصیب نہیں ہوتا جس کے متعلق سوچا ہوتا ہے کہ اس وقت کام کریں گے اور بعض اوقات وہ وقت میسر آتا ہے تو اتنا کم ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے کافی نہیں ہوتا اور پچھتانا پڑتا ہے کہ کاش اس سے کچھ پہلے یہ کام کر لیا جاتا۔ زندگی کے ہر امتحان کے لئے یہ بات درست ثابت ہوتی ہے۔ طلباء بھی اس سے دوچار ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے کہ ابھی بہت وقت باقی ہے پھر دیکھا جائے گا ناکام ہو جاتے ہیں اور اسی طرح کسی اور کام کے سلسلہ میں بھی یہی کیفیت پیش آتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آج کا کام کل پر نہ ٹالو۔ کل پر ٹالا تو پتہ نہیں وہ کل میسر بھی ہو یا نہ ہو اور میسر ہو بھی تو کل کا بھی تو اپنا کام ہے پھر وہ اگلے دن پر ٹالنا پڑے گا۔

یہ بات رُوحانی امور میں بھی ویسی ہی اہم ہے جیسی دنیاوی امور میں۔ اگر روحانی امور میں بھی تساہل کی عادت ڈال لی جائے تو ہو سکتا ہے جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ کیا ہی نہ جا سکے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم توبہ کا مسئلہ ہے۔ انسان بسا اوقات سوچتا ہے کہ توبہ تو کرنی ہی کرنی ہے۔ کر لیں گے یعنی پھر سہی والی بات درمیان میں آجاتی ہے۔ اور بعض اوقات توبہ کا موقع ہی نہیں ملتا۔ آخر وقت کس کے ہاتھ میں ہے۔ زندگی میں تو ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں ہے۔ کل پر ٹالنے والی تو بات ہی کیا ہے۔ ایک پل کے لئے بھی ٹالنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جو کام کرنا ہے۔ کر ہی لیا جائے تو اچھا ہے۔ توبہ بھی کر ہی لی جائے تو اچھا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "اگر توبہ ایسے وقت میں ہو جبکہ انسان اپنے آخری وقت کو پہنچ چکا ہو تو ایسی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی اس لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب علیہم کی طرح اس وقت توبہ کی توفیق نہ بخشے جبکہ توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں بلکہ زندگی میں توبہ کی توفیق بخشے"

اور چونکہ زندگی کے پل کا بھی بھروسہ نہیں ہے اس لئے توبہ بلا تاخیر کرنی چاہیئے۔ اس میں تساہل انتہائی نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

نا آشنائے رسمِ زمانہ چلے چلو
چلنے کا ہے یہ ایک بہانہ چلے چلو
آنکھوں کو موند کر نظر آئے گا اِک جہاں
لے کر یہ آگہی کا خزانہ چلے چلو

ابو الاقبال

شکوہ مجھے کسی سے بھی اپنے سوا نہیں
مَیں اُس سے خود جُدا ہوں وہ مجھ سے جدا نہیں

وہ میرے پاس آئے، مرے پاس کیوں رہے؟
مَیں اپنے آپ سے بھی ابھی تک مِلا نہیں!

مُہرِ سکوت توڑ کے کس کو بلاؤ گے!
آواز جس کے پاس ہے، وہ بولتا نہیں!

آواز اپنے دوش پر کس حرف کو اٹھائے!
کس لفظ کو بُلائے، جو نا آشنا نہیں!

ناسُفتگی کے دَور میں نایاب ہی رہو!
پایاب پانیوں میں کبھی کچھ مِلا نہیں

کچھ رنگ اور بھی ہیں لباسِ مجاز میں
بندِ قبائے دہر یونہی کھولتا نہیں

اِک پھُول دے رہا ہے ہمیں دادِ بے حسی
ہم دیکھتے ہیں دُور سے، دستِ صبا نہیں

تو واردانِ شوق! یہ دستِ طلب ہے اور
بیوہ زمیں ہے جس پہ کوئی نقشِ پا نہیں

ہستی کا ایک دَور ہُوا ختم، لو چلیں!
کوئی کرے گا اور جو ہم سے ہُوا نہیں

غالب احمد

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدقِ دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خُدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامُراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اُوپر تک ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہُوا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

طہارت النفس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی خوبی ہے جسے انسان خاص طور پر بیان کر سکے۔ کوئی شعبہ زندگی بھی تو نہیں جس میں آپؐ دوسروں کے لئے نظیر نہ ہوں۔ مختلف خوبیوں میں مختلف لوگ باکمال ہوتے ہیں مگر یہ دین و دنیا کا بادشاہ تو ہر بات میں دوسروں پر فائق تھا۔ جو بات بھی لو اس میں آپؐ کو صاحب کمال پاؤ گے۔ میں نے پچھلے باب میں بتایا تھا کہ آپؐ اپنے گھر میں بیویوں کو ان کے کاموں میں مدد دیتے تھے۔ اب اس سے زیادہ میں ایک اور واقعہ بتاتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں آپؐ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام میں حرج نہ دیکھتے تھے۔ بلکہ اس میں فخر محسوس کرتے تھے اور صحابہؓ کے دوش بدوش ہو کر ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا کام کرتے اور کبھی یہ نہ ہوتا کہ انہیں حکم دے دیں اور آپؐ خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ صحابہؓ کی خوشی تو اسی میں تھی کہ آپؐ آرام فرمائیں اور وہ آپؐ کے سامنے اپنی فدائیت اور اخلاص کے جوہر دکھائیں مگر آپؐ کبھی اس کو پسند نہ فرماتے اور ہر کام میں خود شریک ہوتے اور صحابہؓ کا ہاتھ بٹاتے۔

حضرت عائشہؓ ہجرت کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کر کے فرماتی ہیں کہ "پھر آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بنی عمر بن عوف کے پاس سے جہاں آپؐ سب سے پہلے آ کر ٹھہرے تھے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کی اونٹنی اس جگہ پر جا کر بیٹھ گئی جہاں بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنائی گئی۔ اور اس جگہ ان دنوں میں کچھ مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ سہیل اور سہل نامی دو لڑکوں کی کھجوریں سکھانے کا مقام تھا۔ جو یتیم تھے۔ اور اسعد بن زرارہ کی ولایت میں تربیت پا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپؐ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو فرمایا کہ (اگر اللہ نے چاہا) یہاں ہمارے رہنے کی جگہ ہو گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں لڑکوں کو جن کی وہ جگہ تھی بلوایا اور ان سے اس جگہ کی قیمت دریافت کی تا کہ وہاں آپؐ مسجد تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپؐ کے ہاتھ فروخت نہیں کرتے بلکہ آپؐ کو ہبہ کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بطور ہبہ کے وہ زمین لینے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ ان دونوں لڑکوں نے وہ زمین فروخت کر دی پھر آپؐ نے وہاں مسجد بنانی شروع کی اور مسجد بنتے وقت آپؐ خود بھی صحابہؓ کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے تھے اور ڈھوتے وقت یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں بلکہ اے ہمارے رب یہ اس سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے۔ اسی طرح آپؐ یہ شعر بھی پڑھتے۔ اے خدا بدلہ تو وہی بہتر ہے جو آخرت کا ہو۔ پس جب یہ بات ہے تو مہاجرین اور انصار پر رحم فرما۔

اس حدیث میں آپؐ کا یہ قول کہ یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ لوگ خیبر سے کھجوریں اور پھل پھول ٹوکروں میں بھر کر لایا کرتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ یہ اینٹیں جو ہم اٹھا رہے ہیں۔ یہ اُس بوجھ کی طرح نہیں ہیں بلکہ اُس میں تو دنیا کا فائدہ ہوتا ہے اور اس بوجھ کے اٹھانے سے آخرت کا فائدہ ہے۔ اس لئے یہ بوجھ اُس بوجھ سے بہت بہتر ہے اور عمدہ ہے۔

اس حدیث کو پڑھ کر کون انسان ہے جو حیرت میں نہ پڑ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر قربان ہونے والوں کا ایک گروہ موجود تھا جو آپؐ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار تھے مگر آپؐ کا یہ حال ہے کہ خود اپنے جسم مبارک پر اینٹیں لاد کر ڈھو رہے ہیں۔ یہ وہ کمال ہے جو ہر ایک بے تعصب انسان کو خود بخود آپؐ کی طرف کھینچ لیتا ہے اور چشم بصیرت رکھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ یہ پاک انسان کن کمالات کا تھا کہ ہر ایک بات میں دوسروں سے بڑھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک گھر بن رہا ہے اور آپؐ اس کی اینٹیں ڈھونے کے ثواب میں بھی شامل ہیں۔ خود اپنے کندھوں پر اینٹیں رکھتے ہیں اور مسجد کی تعمیر کرنے والوں کو لا کر دیتے ہیں۔ یہ وہ عمل تھا جس نے آپؐ کو ابراہیمؑ کا سچا وارث اور جانشین ثابت کر دیا تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے خود اینٹیں ڈھو کر کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اس وارث علوم سماویہ نے مدینہ منورہ کی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں ڈھونے میں اپنے اصحابؓ کی مدد کی۔

کہنے کو تو سب بزرگی اور تقویٰ کے دعوے کرنے کو تیار ہیں۔ مگر یہ عمل ہی ہے جو پاکبازی اور زبانی جمع خرچ کرنے والوں میں تمیز کر دیتا ہے۔ اور عمل ہی میں آ کر سب مدعیان تقویٰ کو آپؐ کے سامنے با ادب سر جھکا کر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

اس حدیث سے اگر ایک طرف ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قسم کے کام کرنے سے خواہ وہ بظاہر کیسا ہی ادنیٰ کیوں نہ ہو کسی قسم کا عار نہ تھا۔ آپؐ اُس معبود حقیقی کی رضا کی تمام راہوں میں دوسروں سے آگے قدم مارتے تھے تو دوسری طرف یہ امر بھی روشن ہو جاتا ہے کہ آپؐ ماتحتوں سے کام لینے کے ہر فن میں بھی اپنی نظیر آپ تھے۔ تاریخ نے ہزاروں لاکھوں برسوں کے تجربات کے بعد ثابت کیا ہے کہ ماتحتوں میں جوش پیدا کرنے اور انہیں اپنے فرائض ادا کرنے میں ہوشیار بنانے کا سب سے اعلیٰ اور عمدہ نسخہ یہی ہے کہ خود افسر بھی انہیں کام کر کے دکھائے اور جو شخص خود کام کرے گا۔ اس کے ماتحت مزدور کام میں چست و چالاک ہوں گے۔ مگر جو افسر کام سے جی چرائے گا۔ اس کے ماتحت بھی اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کوتاہی کریں گے۔ اور بہانہ ہی ڈھونڈتے رہیں گے کہ کس طرح اپنی جان چھڑائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گُر کو ایسا سمجھا تھا کہ آپ کی ساری زندگی اس قسم کی مثالوں سے پُر ہے۔ آپؐ اپنے ماتحتوں کو جو حکم بھی دیتے اس میں خود بھی شریک ہوتے اور آپؐ کی نسبت کوئی انسان یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ آپؐ صحابہؓ کو مشکلات میں ڈال کر خود آرام سے بیٹھ رہتے تھے بلکہ آپؐ ہر ایک کام میں شریک ہو کر ان کے لئے ایک ایسی اعلیٰ اور ارفع نظیر قائم کر دیتے کہ پھر کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا موقعہ نہ رہتا۔ اگر کوئی افسر اپنے ماتحتوں کو کوئی حکم دے کر خود آرام سے پیچھے بیٹھ رہے تو ضرور ان کے دل میں خیال گذرے گا کہ یہ شخص خود تو آرام طلب ہے مگر دوسروں کو ان کی طاقت سے بڑھ کر کام دیتا ہے۔ اور گو مفوضہ کام زیادہ بھی نہ ہو تو بھی وہ بالطبع خیال کریں گے کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کام دیا گیا ہے اور اس بے دلی کی وجہ سے وہ جس قدر کام کر سکتے ہیں اس سے نصف بھی نہ کر سکیں گے اور جو کچھ کریں گے بھی وہ بھی ادھورا ہو گا۔ مگر جب خود افسر اس کام میں شریک ہو گا اور سب سے آگے اس کا قدم پڑتا ہو گا تو ماتحت شکایت تو الگ رہی اپنی طاقت اور قوت کا سوال ہی بھول جائیں گے اور ان میں کوئی اور ہی روح کام کرنے لگے گی۔

اور اسی حکمت سے کام لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی زندگیوں میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی تھی کہ وہ معمولی انسانوں سے بہت زیادہ کام کرنے والے ہو گئے تھے۔ وہ ہر ایک کام میں اپنے سامنے ایک نمونہ دیکھتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر اینٹیں ڈھونے کا کام بھی ہوتا تھا جو عام مزدوروں کا کام ہے اور ان کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں اس کام کے کرنے کا حکم دیتا تھا تو سب سے پہلے وہ خود اس کام کی ابتدا کرتا تھا جس کی وجہ سے مردہ دلوں کے دل زندہ اور سستوں کے بدن چست اور کم ہمتوں کی ہمتیں بلند ہو جاتی تھیں۔ ہر ایک عقلمند اس بات کو سوچ کر معلوم کر سکتا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ یقین رکھتے تھے کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ سب انبیاء سے افضل ہیں۔ آپؐ کی اطاعت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے آپؐ کی فرمانبرداری میں ہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے آپؐ کل انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ آپؐ ہی کی خدمت کرنے سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہوں گے کہ ایسا عظیم الشان انسان خود اپنے کندھوں پر اینٹیں رکھ کر مسجد کے بنانے والوں تک پہنچاتا ہے تو ان کے اندر کن خیالات کا دریا موجزن ہوتا ہو گا اور وہ کس جوش اور کس خلوص سے اس کام کو بجا لاتے ہوں گے بلکہ کس طرح بجائے تکان کے ان کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہو گی۔ ان میں اچھے اچھے رؤساء بھی تھے۔ سردار بھی تھے۔ مالدار بھی تھے مگر وہ سب کے سب اپنے عقیدہ کی بنا پر اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کم درجہ کا یقین کرتے تھے اور اپنے آپ کو خادم سمجھتے تھے۔ پس جب وہ آپؐ کو اس جوش سے کام کرتے ہوئے دیکھتے ہوں گے تو کیا ان کے بدن کے ہر ایک حصہ میں سنسناہٹ نہ پھیل جاتی ہو گی۔ اور کیا امیر سے امیر انسان بھی اس بلند رتبہ انسان کی معیت میں اینٹیں ڈھونا اپنے لئے ایک نعمتِ عظمیٰ نہ خیال کرتا ہو گا اور بجائے ذلت کے عزت نہ جانتا ہو گا۔ ہاں ان میں سے ہر ایک ایسا ہی سمجھتا ہو گا۔ اور بالکل ایسا ہی سمجھتا ہو گا۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری عمر میں اسی نمونہ پر قائم رہے اور آپؐ نے کبھی اس

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مغربی افریقہ میں پاکستانی ہائی کمیشن کے کئی سربراہوں سے خاصے قریبی تعلقات تھے ان سب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری عزت افزائی بھی کی اور ہمیں اس بات پر فخر کا احساس بھی دلایا کہ ہمارا پاکستان سے تعلق ہے۔ سب سے پہلے تو غانا میں متعین مسٹر محمود احمد صاحب تھے۔ ان کے بعد نائیجیریا میں مکرم رؤوف صاحب اور پھر خواجہ شہاب الدین صاحب اور ان کے بعد حکیم یوسف صاحب اور ایک لمبے عرصے کے بعد سیرالیون میں احسانی صاحب جو تھے تو غانا میں لیکن سیرالیون کے بھی ذمہ دار ہونے کی وجہ سے وہاں تشریف لایا کرتے تھے۔

ان سب کا احسان چکانا تو مشکل ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم نے بھی جس حد تک ممکن ہو سکا ان کی ہر رنگ میں خدمت کی لیکن اس وقت جو کچھ کہنا ہے وہ ذرا اس سے ہٹ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ تو بڑے بڑے کاموں کے لئے متعین ہوتے ہیں اور اپنی اپنی بساط کے مطابق وہ کام کرتے بھی ہیں لیکن پاکستان سے اگر کوئی فرد اپنے کسی کام باہر چلا جائے تو اکثر و بیشتر وہ احمدیہ مشن کے پاس آتا ہے اور کم از کم کچھ عرصہ کے لئے تو وہیں قیام کرتا ہے اور اس قیام کے دوران مشن ان کے مقصد کے حصول کے لئے ہر ممکن امداد مہیا کرتا ہے۔ اس وقت جو تصویر زیر نظر ہے اس میں ایک دوست فصیح الدین صاحب ہیں جو مراد آباد کے برتن خاص طور پر گلدان وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ سیدھے احمدیہ مشن لیگوس میں تشریف لے آئے اور کہنے لگے کہ میں لبنان میں بھی آپ کے مشن ہاؤس میں قیام کرتا رہا ہوں۔ اب یہاں آیا ہوں تو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کا مہمان ہوں۔ میں چاہے کہیں رہوں آپ سے ملتا رہوں گا اور امید ہے کہ آپ میری مدد کرتے رہیں گے۔ ان کی گفتگو سے تو یہ پتہ نہیں چلتا تھا لیکن جب انہوں نے امداد کے متعلق وضاحت کی تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ انگریزی کا تو ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ جب وہ اپنے مال کے آرڈر لے کر آتے تھے۔ تو ہمارا ایک مربی ان کے آرڈر تیار کرتا تھا۔ اور اگر کہیں سے رقم وصول کرتے تھے تو اس کی رسید بھی لکھ کر تو وہی مربی دیتا تھا لیکن دستخط وہ کسی نہ کسی طرح کر لیتے تھے۔ مشن ہاؤس میں اس وقت میرے ساتھ مولانا مبارک احمد ساقی تھے۔ جتنے دن فصیح الدین صاحب لیگوس میں رہے مکرم ساقی صاحب تو گویا کہ ان کے نائب کے طور پر کام کرتے رہے ہماری دلچسپی تو صرف اس بات میں تھی کہ برصغیر سے ایک شخص اپنے کسی مقصد کے حصول کے لئے آیا ہے اور آیا بھی ہے سیدھا ہمارے پاس تو ہم سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے ہم اس کے لئے ضرور کریں۔

ایک دن مشن ہاؤس کی گھنٹی بجی تو دیکھا کہ دروازے پر ایک دوست بہت بڑا سا صندوق لے کر کھڑے ہیں۔ اندر تشریف لائے تو کہنے لگے انگلستان سے آیا ہوں۔ میرا نام غوث بخش ہے ان کے بکس پر مسٹر گھوش لکھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا مسٹر غوث کی بجائے آپ نے مسٹر گھوش لکھا ہوا ہے۔ مسکرائے۔ کہنے لگے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ مسٹر غوث کی بجائے مسٹر گھوش لکھا جائے۔ شاید ان کے خیال میں انگریز مسٹر گھوش کو غوث سے زیادہ بہتر جانتے ہوں۔ انہیں بھی کوئی تجارتی کام تھا۔ اور تو ان کی کوئی ایسی واقفیت نہیں تھی جہاں وہ قیام کرتے۔ انگلستان سے انہیں پتہ چلا تھا کہ لیگوس میں احمدیہ مشن ہے اور وہاں مربی کے طور پر پاکستانی بھی ہیں چنانچہ وہ سیدھے مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے۔ دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ وہ سیالکوٹ کے باشندے ہیں اور کھیلوں کا سامان فروخت کرتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا زلفی ہے جو کرکٹ کی کمنٹری بھی کرتا ہے اور انگریزی میں نظم بھی کہتا ہے کچھ دن انہوں نے لیگوس میں قیام کیا اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

اسی طرح پاکستان سے ایک دوست سروس کے مینیجنگ پارٹنر مسٹر سعید تشریف لائے۔ انہوں نے آتے ہی محترم ثاقب صاحب زیروی کا ایک شعر سنایا۔ ؎

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یا رب
آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

یہ شعر محترم ثاقب صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی علالت کے سلسلہ میں کہا تھا۔ شعر بھی پسند آیا اور مہمان بھی۔ سعید صاحب نے لیگوس میں کئی ایک لوگوں کو جوتے بھیجے ہوئے تھے اور انہیں ادائیگی کسی نے بھی نہیں کی تھی۔ چنانچہ وہ ہمیں ساتھ لے کر ایک ایک ایڈریس پر جاتے رہے اور انہیں ناکامی ہوتی رہی۔ یعنی کسی ایڈریس پر بھی کوئی ایسا شخص نہ ملا جس کے نام پر انہوں نے جوتے بھیجے تھے اور اس طرح بغیر کوئی رقم وصول کئے انہیں واپس پاکستان آنا پڑا۔

ایک دوست جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل تھے اور جن کا نام انور حسین تھا۔ انہوں نے بھی انگلستان سے آکر کچھ عرصہ مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ یہ دوست چاہتے تھے کہ نائیجیریا میں وکالت کر سکیں۔ لیگوس کی بار کو درخواست دی تو جواب ملا۔ مزید کسی وکیل کی رجسٹریشن کی گنجائش نہیں ہے۔ خدا جانے ان کا کیا مطلب تھا لیکن انور حسین صاحب کی رجسٹریشن نہ ہو سکی۔ میں ان کی رجسٹریشن کے لئے سر ابوبکر طفاوا بالیوا۔ وزیراعظم سے بھی ملا اور انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ شمالی علاقے میں جاکر رجسٹریشن کی کوشش کریں چنانچہ وزیراعظم صاحب کی سیاسی پارٹی جس کے صدر سر احمدو بیلو سرداؤنا آف سکوٹو تھے جو ان دنوں شمالی علاقہ کے وزیراعلیٰ تھے۔ ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے انور حسین صاحب کو شمالی علاقے میں بلا کر مجسٹریٹ کے عہدے پر متعین کر دیا۔

انور حسین صاحب کی ایک دو انگریز دوستوں سے ان بن ہو گئی۔ اور نتیجتاً انہیں مجسٹریٹی از خود چھوڑنی پڑی۔ بعد ازاں وہ کانو میں پریکٹس کرنے لگے زیادہ تر وہ کمپنیوں کے مشیر کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے لکھا کہ عام طور پر تو کنٹریکٹ ہی تیار کرنے ہوتے ہیں۔ اور ایک کنٹریکٹ تیار کرنے پر اتنی رقم ملتی ہے کہ لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ان کے ساتھ ان کی بیگم بھی وکیل تھیں بلکہ وہ تو بی۔ اے۔ ایل ایل بی تھے اور ان کی بیگم۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی تھیں۔ بدقسمتی سے کچھ عرصہ کے بعد انہیں گردوں کی تکلیف ہو گئی اور گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا چنانچہ مجبوراً انہیں واپس پاکستان آنا پڑا۔ یہاں کراچی میں انہوں نے کسی حد تک جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا اور نائیجیریا کی یادوں کو دہراتے رہے۔ جماعت کی کئی تقاریب میں انہوں نے شرکت کی اور یہ ان کا حسن اخلاق تھا کہ انہوں نے ہر موقعہ پر نائیجیریا مشن کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ وہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ آنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہفتہ میں دو دفعہ ان کا خون بدلا جاتا تھا اس لئے وہ اپنی اس خواہش کو پورا نہ کر سکے۔

بہرحال ان سب باتوں کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان یا برصغیر سے جانے والے دوست بسا اوقات احمدیہ مشن میں ہی تشریف لے آتے تھے۔ انہی کی یاد کے سلسلے میں اس تصویر کا ذکر کرنا مقصود تھا کیونکہ ان میں سے ایک دوست فصیح الدین صاحب اس تصویر میں موجود ہیں۔ اس گروپ فوٹو میں ان کے بائیں طرف آنریبل یریما بالا ہیں اور دائیں طرف مسٹر آئی۔ ڈی۔ اولوکوڈانا جن کے دائیں طرف مسٹر اے ڈبلیو فلاویو جماعت کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ اور ہر شعبے میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مستعد رہتے تھے۔ اخبار دی ٹروتھ کی فروخت کو تو انہوں نے اپنا مطمح نظر بنایا ہوا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس اخبار کو جتنا پھیلایا جائے گا اتنا ہی زیادہ دعوت الی اللہ کا کام کامیاب ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

مسٹر آئی۔ ڈی اولوکوڈانا بیت الاحمدیہ لیگوس کے امام تھے اور ان کی شخصیت پدرانہ شخصیت تھی۔ کوئی اجنبی بیت الاحمدیہ میں آکر دو چار روز قیام کرتا تو دیکھا جاتا کہ دوسرے ہی دن اس نے وہ چغہ پہنا ہوا ہے جو اس سے ایک روز قبل مسٹر آئی۔ ڈی اولوکوڈانا نے پہنا ہوا تھا۔ ہوتا یوں کہ مسٹر آئی۔ ڈی اولوکوڈانا اپنی پدرانہ حیثیت کی وجہ سے جب اجنبی کے متعلق یہ محسوس کرتے کہ شاید ان کے پاس اچھا لباس موجود نہیں ہے تو وہ اپنا بیش قیمت چوغہ لاکر انہیں اوڑھا دیتے جہاں تک سلسلہ کے کام کا تعلق ہے۔ حکومت کے دفاتر سے جو کام بھی پڑتا اس کی انجام دہی مسٹر آئی۔ ڈی اولوکوڈانا کے ذمہ ہی ہوتی تھی۔ آپ بحری جہازوں کی ایک کمپنی میں ملازم تھے۔ اور دفاتر سے رابطہ پیدا کرنے اور ان سے کام لینے میں پوری طرح ماہر۔ چنانچہ اخبار ٹروتھ کے سلسلے میں بھی آپ نے بڑی گراں قدر خدمات سرانجام دیں اس تصویر میں پچھلی قطار میں ایک دوست مسٹر اشولا کھڑے ہیں مسٹر اشولا بھی لیگوس کی جماعت کے ایک نہایت معزز رکن تھے۔ بیت الاحمدیہ میں جو دینی مدرسہ جاری تھا۔ اس کے سربراہ تھے اور دین سے انہیں خاص طور پر شغف تھا۔ بڑے تہجد گزار تھے۔ اور دعا گو اور سلسلے کے کاموں کے لئے ہر وقت مستعد۔ محترم حکیم فضل الرحمان صاحب بھی ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ بعض اوقات تہجد کے سلسلے میں مزاح کے رنگ میں ان سے کہتے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ تہجد پڑھتے رہیں اور فجر کی نماز کا وقت نکل جائے۔ ایسا ہوتا تو کبھی نہیں تھا۔ لیکن ان کی تہجد گزاری کا جو تسلسل تھا اور جو تاثر تھا اس کو اجاگر کرنے کے لئے محترم حکیم صاحب یہ بات کہا کرتے تھے۔ تصویر میں بہت سے نوجوان

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

جولان پہاڑیاں

ایک طرف تو مشرقِ وسطیٰ میں امن کے قیام کے لئے کانفرنس کو جاری رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ "کچھ دو کچھ لو" پر عمل کرنے کے بغیر یہ کانفرنس نتیجہ خیز ثابت نہ ہوگی لیکن دوسری طرف بڑے شدومد کے ساتھ دونوں طرف سے ایسے بیانات جاری کئے جا رہے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوا، وہ نہ ہوا تو ہم اس امن کانفرنس کو بے نتیجہ سمجھیں گے۔ فلسطینی بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ مقبوضہ علاقے اگر واپس نہ کئے گئے اور یہودی آبادیاں بسانے کے پروگرام کو ترک نہ کیا گیا تو کانفرنس نہ صرف بے نتیجہ رہے گی بلکہ اسکو جاری رکھنے کا امکان بھی کم سے کم تر ہو جائے گا۔ ادھر اسرائیلی پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جولان پہاڑیاں جو ۱۹۶۷ء میں شام سے چھینی گئی تھیں اور جنہیں ۱۹۸۱ء میں اسرائیل نے اپنے ملک میں ضم کر لیا تھا ان کے متعلق کسی طور پر بھی اس کانفرنس کے دوران گفت گو نہیں کی جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جس وقت اسرائیل کی پارلیمنٹ اس معاملے پر غور کر رہی تھی تو ۱۲۰ اراکین میں سے صرف ۳۸ اراکین موجود تھے۔ ان میں سے ۱۲ نے اس تجویز کے خلاف ووٹ دیا۔ یہ قرارداد پارلیمنٹ میں لیبر ممبر پارلیمنٹ شلوموہلل اور (SHLOMO HILLEL) مائیکا گولڈمین (MICHA GOLDMAN) نے پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں یہ کہا گیا ہے کہ جولان کی پہاڑیوں کو اسرائیل سے الگ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اسرائیل کے دفاع کے لئے ان کا وجود نہایت ضروری ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی حکومت کو چاہیئے کہ اس علاقے میں ترقیاتی پروگرام جاری رکھے ان پہاڑیوں پر ایک نئی آبادی کیلا KELA بنانی شروع کر دی گئی ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ یہ میڈرڈ کی کانفرنس شروع ہونے کے بعد ایسا کیا گیا ہے۔ جہاں تک میڈرڈ کانفرنس کا تعلق ہے۔ اس میں اسرائیل اور شام جولان پہاڑیوں کے متعلق ضرور ٹکرائیں گے۔ اب تک اس علاقے میں اسرائیلیوں نے ۳۲ آبادیاں قائم کر دی ہیں اور یہاں ایک ہزار اسرائیل رہائش پذیر ہیں۔ اس سارے عرصہ میں مقامی دروز باشندے اور عالمی برادری ان بستیوں کے بسانے کے خلاف آواز اٹھاتی رہی ہے۔ امریکہ نے بھی کئی دفعہ یہ بات کہی ہے کہ ان آبادیوں کا بسانا مشرقِ وسطیٰ میں امن کی راہ میں حائل ہے۔

باوجود ان مشکلات کے اسرائیلیوں کا کہنا ہے کہ میڈرڈ کانفرنس کا دوسرا راؤنڈ عنقریب شروع ہوگا۔ اس کے مقابلے میں فلسطینی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اگر مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل اپنی آبادیاں تعمیر کرنے کا کام روک نہیں دیتا تو امن کانفرنس کے جاری رہنے کا کوئی امکان نہیں۔

لیبیا کو سزا

۲۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو سکاٹ لینڈ کے ایک شہر پر جسکا نام لاکربی ہے۔ ایک پان ایم جمبو جیٹ گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس جہاز میں ۲۷۰ افراد تھے جن میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکا۔ اسوقت سے اب تک یہ بحث جاری ہے کہ لیبیا کا اس جہاز کی تباہی میں کیا کردار تھا۔ اب امریکہ اور لندن میں بعض ایسے شواہد پیش کئے گئے ہیں جنکا تعلق لیبیا کی سیکرٹ سروس کے حکام سے ہے جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے اس جہاز پر ایک بم رکھ دیا تھا۔

امریکہ کے وہائٹ ہاؤس نے اعلان کیا ہے کہ آپس میں صلاح مشورے جاری ہیں کہ قذافی کی حکومت کے اس وحشیانہ عمل کا کس طرح جواب دیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بات زیرِ غور ہے کہ لیبیا کو اس طرح سزا دی جائے کہ وہ دوبارہ ایسی کوئی بات نہ کر سکے

صدر بش نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ لیبیا کے خلاف اس سلسلے میں فوجی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ایک امریکی جہاز نے ۱۴ اپریل ۱۹۸۶ء کو ٹریپولی اور بن غازی پر بم گرائے تھے۔ کیونکہ اس وقت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ایک برلن ڈسکو جسمیں امریکی فوجی بھی شامل تھے۔ پر لیبیا نے بمباری کی ہے۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک فہرست شائع کی ہے جو مبینہ طور پر لیبیا کی تشدد پسندی کی تاریخ ہے۔ اس میں لیبیا کے وزیرِ خارجہ ابراھیم بشاری کو خاص طور پر ملوث کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ۱۹۸۰ء میں جو حملے ہوئے تھے ان میں یہ شخص خاص طور پر نمایاں تھا۔

لیبیا کے سفیر برائے اقوام متحدہ علی احمد الہدیبی نے ان تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لیبیا کو بلاوجہ قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔ اور جسطرح بچے کو خواہ مخواہ مارنے کا بہانہ بنایا جاتا ہے وہی سلوک اس وقت لیبیا کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ساری بات احمقانہ ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بین المملکتی اختلافات کو گفت و شنید کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے اور ایسا ایک میز پر بیٹھ کر کیا جانا چاہیئے۔ نہ کہ بندوق کی گولی سے ایسا کیا جائے۔

انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کے حکام کو چیلنج کیا کہ وہ اپنے شواہد کو قانونی عدالت میں پیش کریں۔ ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے تاکہ دنیا میں تشدد کے رجحان کا خاتمہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم عالمی طور پر اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں لیکن ہمیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ لیبیا کو بے وجہ ملوث کر دیا جائے۔ لیبیا نے گذشتہ جمعہ کے روز لاکربی کے مقام پر جہاز کی تباہی میں ملوث ہونے سے قطعی طور پر انکار کیا۔

کویت اور چین

امیر کویت شیخ الجابر الاحمد الصباح فوجی قیدیوں کے دس بچوں کے ساتھ چین کے دورے پر تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپ نے وزیرِ اعظم لی پنگ اور کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ژوان ژنگ اور صدر چین ین شنگ کن سے ملاقاتیں کیں اس دورے کی دو اغراض بیان کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ امیر کویت بنفس نفیس چین کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے اور انہیں بتانا چاہتے تھے کہ انہوں نے عراقی حملے کے وقت سے لے کر اب تک جو ان کی مدد کی ہے وہ قابلِ داد ہے اور کویت کی حکومت اور اسکے لوگ چین کے شکر گذار ہیں اور دوسری بات جو ان کی اغراض میں شامل تھی وہ ۱۵۸۴ کویتی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ ہے یہ خلیج کی جنگ کے دوران عراق نے جو قیدی بنائے تھے ان میں شامل ہیں۔ کہتے ہیں کہ شیخ جابر کی گفت و شنید نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور امیر کویت نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ چین کی ترقیاتی سکیموں میں بھرپور مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دسمبر ۱۹۹۰ء میں تین کروڑ ڈالر تک قرضہ چین کو دیا گیا - امید کی جاتی ہے کہ مزید قرضہ دیا جائے گا۔ اور یہ قرضہ کویت کی ڈویلپمنٹ فنڈ سے ملے گا۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

سنت کو ترک نہیں کیا اس لئے آپ کے صحابہؓ میں یہ بات طبیعت ثانی ہو گئی تھی اور وہ روزانہ ان کی معیت کے جوش سے متاثر ہو کر جس طرح کام کرتے تھے اس کے ایسے عادی ہو گئے تھے کہ آپ کی غیر حاضری میں بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی ان کا طریقِ عمل وہی تھا۔ اور یہ ایک عام بات ہے کہ انسان جس کام کو کچھ مدت لگاتار کرتا رہے اس کا عادی ہو جاتا ہے اور جو لوگ ابتداءً میں سستی کی عادت ڈال لیتے ہیں وہ سست ہی رہتے ہیں۔ اور جو چستی سے کام کرنے کے عادی ہوں وہ اسی طریق پر کام کئے جاتے ہیں۔ پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کام میں صحابہؓ کے شریکِ حال بن کر ان کو خطرناک سے خطرناک اور خوفناک سے خوفناک کام کرنے پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اور اسی طرح دنیاداروں کی نظروں میں ادنیٰ سے ادنیٰ نظر آنے والے کاموں میں بھی ساتھ شریک ہو کر ان کے دلوں سے جھوٹی عزت اور تکبر کے خیالات کو بالکل نکال دیتے تھے۔ اور اس طریق کا آپؐ ان کو دس سال متواتر عادی کرتے رہے تھے تو یہ عادت انہیں کیوں کر بھول سکتی تھی چنانچہ جب صحابہؓ کو اپنے سے کئی کئی گنا سپاہ سے مقابلہ پیش آیا اور اس وقت کی کل متمدن قوموں سے ایک ہی وقت میں جنگ چھڑ گئی تو ان کے قدموں میں وہ ثبات دیکھا گیا اور ان کے ہاتھوں نے ایسی طاقت کے کارنامے دکھائے۔ اور ان کے دلوں نے ایسی بے ہراسی اور بے خوفی کا اظہار کیا کہ دنیا دنگ ہو گئی اور اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کی آنکھوں کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ ہر وقت رہتا تھا۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

بھی ہیں بلکہ چند ایک بچے بھی۔ اور یہ تصویر بیت الاحمدیہ لیگوس میں لی گئی تھی۔ اس سے آنریبل یریما بالا کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔ برصغیر سے آنے والے دوستوں کی محبت کا بھی اظہار ہوتا ہے اور جماعت کے بعض دیگر اکابرین اور نوجوان جو ہمیشہ خدمت دین کے لئے مستعد رہتے تھے۔ ان کی خدمات کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی اُن کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشیدہ احمد

محترم ڈاکٹر غلام اللہ چوہدری

تمغۂ قائداعظم

میرے والد محترم ڈاکٹر غلام اللہ چوہدری تمغہ قائداعظم فیلو پاکستان اکیڈمی آف سائنسز آج سے ایک سال قبل ۲۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ انہوں نے ایک بھرپور زندگی گذاری۔ وہ گوناگوں صفات کے مالک تھے تقریباً ۷۸ برس عمر پائی اور انمٹ یادیں چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دینی اور دنیوی نعماء سے نوازا۔ آپ کے حالاتِ زندگی آپ کی اپنی تصنیف شدہ کتاب میں محترم داداجان حضرت چوہدری غلام محمد خان رفیق حضرت بانی سلسلہ کی سوانح کے ساتھ فروری ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ تحدیث نعمت کے طور پر ان میں سے چند ایک افضال کا تذکرہ کر رہی ہوں۔

آپ کی ابتدائی زندگی، تعلیم اور ملازمت

پیدائش ۱۳ جنوری ۱۹۱۳ء کو ہوئی۔ حضرت امام جماعت الاول نے "غلام اللہ" نام تجویز فرمایا۔ ۱۹۲۹ء میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور دو سال کے لئے وظیفہ کے حقدار ہوئے۔ چار سال بعد زرعی کالج لائلپور سے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ کالج میں ہر وظیفہ جو مل سکتا تھا آپ نے حاصل کیا۔ بعض سالوں میں بیک وقت تین تین چار چار وظیفے حاصل کئے۔ ازاں بعد ہندوستان بلکہ ایشیاء کے مشہور ادارہ امپیریل ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی سے ڈپلومہ حاصل کیا۔ آپ کی تعلیمی قابلیت سے متاثر ہو کر امریکہ کی مشیگن سٹیٹ یونیورسٹی نے اپنے ہاں داخلہ دیا اور آپ نے ریکارڈ وقت میں پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔

آپ نے اپنی ملازمت محکمہ زراعت سے شروع کی جہاں سے مختلف عہدوں پر کام کرتے ہوئے وزارت زراعت حکومت پاکستان کراچی میں تعینات ہو گئے۔ چند سال بعد آپ کو محکمہ جنگلات میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور ۱۹۷۱ء میں آپ بحیثیت ڈائریکٹر ریسرچ پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور سے ریٹائر ہوئے

اعزازات اور ملی خدمات

آپ کا شمار حشرات الارض کے ماہرین میں سے تھا۔ آپ پاکستان کے چنیدہ سائنسدان تھے اور پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کے چالیس فیلوز میں سے ایک تھے۔ اب تک ہماری جماعت کی تین قابلِ قدر ہستیوں کو اس اعلیٰ ادارہ میں شمولیت کا اعزاز ملا ہے۔ محترم قاضی محمد اسلم اس اکیڈمی کے بنیادی فیلوز میں سے تھے۔ بعد میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام (نوبل انعام یافتہ) اس کے فیلو منتخب ہوتے اور ۱۹۶۷ء میں آپ کا انتخاب ہوا۔ اس کے علاوہ آپ پاکستان ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس کے لائف ممبر تھے۔ اور ۱۹۶۳ء کی سالانہ کانفرنس پر آپ نے بیالوجی سیکشن میں خطبہ صدارت دیا اور کئی سال تک اس ادارہ کی عاملہ کے منتخب ممبر رہے۔ ۱۹۶۵ء میں فیلڈ مارشل ایوب خان صدر پاکستان نے آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف "بیالوجی اینڈ کنٹرول آف ہل فروٹ انسیکٹ آف ویسٹ پاکستان" کو بہت سراہا۔ شعبہ حشرات الارض کی تحقیق کے میدان میں آپ کے تقریباً ایک صد تحقیقی مقالہ جات ملکی اور غیر ملکی تحقیقاتی رسالہ جات کی زینت بن چکے ہیں ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران اقوام متحدہ کے ایک ادارہ ڈبلیو ایم او کے زراعتی کمشن برائے انسداد فروٹ حشرات کی چیئرمین شپ بھی آپ کے سپرد رہی۔ اس کے علاوہ تحقیقی میدان میں کئی ملکی اور غیر ملکی اعزازات سے بھی آپ کو نوازا گیا۔ ان تحقیقات کے نتیجہ میں پاکستان لاکھوں روپیہ کے نقصان سے بچ گیا۔ آپ کو حسن کارکردگی کی بنا پر صدر پاکستان کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں "تمغہ قائداعظم" عطا کیا گیا

دینی شغف اور جماعتی خدمات

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کے احباب کو تلقین فرمائی کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور دوستی کا تعلق قائم کریں۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے افضال آپ کے اوپر نازل ہوں گے اور آپ دنیاوی باتوں سے نہیں گھبرائیں گے۔ آپ نے اپنے عملی نمونہ سے حضور کے اس حکم پر لبیک کہا۔ حتی الوسع باجماعت نماز پڑھتے اور نماز تہجد کی باقاعدگی سے ادائیگی فرماتے۔ دعاؤں میں انہیں خاص شغف حاصل تھا۔ اس سلسلہ میں قبولیتِ دعا کے صرف ایک واقعہ پر اکتفا کرتی ہوں۔ کراچی میں آپ کی ایک جائیداد کا مقدمہ تھا۔ ماتحت عدالت نے آپ کے خلاف فیصلہ دیا۔ آپ نے اپیل کی بظاہر حالات آپ کے مخالف تھے۔ آپ نے اس موقع پر دعاؤں سے کام لیا اور یوں عدالت عالیہ سے فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا۔ اسی طرح میرے داداجان جو حضرت بانی سلسلہ کے ساتھیوں میں سے تھے بھی دعاؤں میں خاص شغف رکھتے تھے۔ اباجان کی روایت کے مطابق انہیں حضور کی قبولیت دعا پر اس قدر یقین تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب کبھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ فوراً حضور کو دعا کی درخواست کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات خط شاید لیٹر بکس میں ہی ہوتا اور آپ تک پہنچ بھی نہ پایا ہوتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا کام آپ کے حسب منشاء انجام پا جاتا۔

آپ جہاں جہاں بھی تعینات رہے جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھا۔ متعدد دفعہ مجلس مشاورت میں نمائندگی کا آپ کو شرف حاصل ہوا۔ بہت سے جماعتی عہدوں پر متعین رہے اور مقدور بھر جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ ایبٹ آباد میں جنگلات کے محکمہ میں تعینات ہونے پر وہاں کی جماعت کے کئی سال امیر رہے۔ وہاں نئی بیت کی تعمیر آپ کی کوششوں سے پایہ تکمیل کو پہنچی۔ آپ کی امارت کے دوران اور آپ کی کوششوں سے حضرت فضلِ عمر نے ایبٹ آباد اور بالاکوٹ کا تاریخی دورہ فرمایا اور حضرت سید احمد بریلوی (مجدد تیرھویں صدی) کے مزار واقع بالاکوٹ کی زیارت کی اور احباب کی معیت میں دعا فرمائی۔ ۱۹۶۰ء میں آپ پشاور تبدیلی پر حلقہ یونیورسٹی کے صدر اور جماعت پشاور کے نائب امیر مقرر ہوئے۔ آپ کے پشاور قیام کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صدر انصار اللہ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں کئی دفعہ پشاور تشریف لائے اور ہمارے مکان پر تقریبات کا بندوبست ہوا۔ جن میں پشاور یونیورسٹی اور فارسٹ انسٹیٹیوٹ کے افسران اور معززین نے شرکت فرمائی۔ صاحبزادگان کی تقاریر ہوئیں اور مجالس مذاکرہ میں غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے جواب دیئے گئے جو جماعت کے عقائد کے متعلق بہت سے غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے مفید ثابت ہوئے۔

دعوت الی اللہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ جہاں کہیں بھی رہے اس فریضہ کو ذوق شوق سے ادا کرتے رہے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کی تعیناتی لاہور یونیورسٹی میں تھی۔ اس دوران فسادات کا سلسلہ شروع ہوا۔ کئی احمدی طلباء کو مارا پیٹا گیا اور ان کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ آپ کا پتہ معلوم کر کے آپ کے کمرہ میں گھس آئے اور آپ کو کئی طرح کی ایذا پہنچائی لیکن آپ نے نہایت ثابت قدمی سے ان ابتلاؤں کا مقابلہ کیا۔ امریکہ میں تعلیم کے دوران لائبریریوں میں کتب رکھوائیں اور پیغام حق پہنچایا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ماڈل ٹاؤن میں رہائش پذیر ہو گئے اور اس حلقہ میں کئی سال صدر حلقہ اور صدر موصیان کی حیثیت سے کام کیا اور جماعت لاہور میں بحیثیت سیکرٹری تعلیم اور زراعت کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد رہیں۔ صد سالہ جوبلی کے موقع پر دو تمغہ جات بھی آپ کو عطا کئے گئے۔

وفات

آپ کی وفات ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ نماز جنازہ آپ کی رہائش گاہ اور ربوہ میں ادا کی گئی اور موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ آپ کی وفات پر حضرت امام جماعت (الرابع) کا ہمدردی کا پیغام موصول ہوا جو ہماری ڈھارس کی طرف سے تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے کا موجب بنا۔ اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام۔

باقی صفحہ پر

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

تحریر کو بھی شائع کریں۔

خاکسار کے بارہ میں آپ کے نامہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر جھوٹ اور ظلم پر مبنی ہے۔ اس مزعومہ خبر کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ تو خاکسار کو جماعت کی بنیادی رکنیت سے خارج کیا گیا ہے اور نہ ہی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ خاکسار پر احکام ماننے سے انکار کا الزام نامہ نگار کا ایک بہتان عظیم ہے۔

خاکسار علیٰ وجہ البصیرت زمین و آسمان کے خالق و مالک خدا تعالیٰ کو گواہ رکھ کر یہ بیان کرتا ہے کہ خاکسار اپنے پیارے آقا و امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا صدقِ دل سے مطیع اور فرمانبردار ہے اور ان کی نافرمانی کو اپنی روحانی موت متصور کرتا ہے۔ اور آپ کی بابرکت قیادت میں دین کی خدمت کے ہر موقع کو اپنے لئے سعادتِ دارین اور اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور انعام سمجھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ رب کریم اس عاجز کو دم آخریں تک اس نعمت سے بہرہ ور رکھے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر تحدید خداوندی (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے) سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔

خاکسار
مسعود احمد جہلمی

> "تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔" (حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ فائزہ احسان بنت مکرم سیٹھی احسان الحق صاحب ریٹائرڈ سیشن جج لاہور کے نکاح کا اعلان محترم سعید فاروق ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب لورے والا سے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۵ ر نومبر بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے فرمایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم تنویر الدین صابر صاحب ابن مکرم لعل دین صدیقی صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی شادی مورخہ ۱۳ ر نومبر ۱۹۹۱ء کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب چوہان دارالیمن ربوہ انجام پائی۔ ۱۴ ر نومبر مکرم لعل دین صدیقی صاحب اپنے گھر پر دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا۔ نکاح کا اعلان ۱۲ ر نومبر کو بیت الاقبال دارالنصر غربی میں بعد از نماز عصر مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے بعوض مبلغ دس ہزار روپے کیا تھا۔

○ مکرم کریم احمد صاحب شریف کی شادی کی تقریب مکرمہ مبارکہ نصرت صاحبہ بنت مکرم سیٹھ صالح محمد صاحب الہ دین کے ہمراہ بیت الظفر نیویارک میں منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مشن ہاؤس میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

○ عزیزہ امۃ الحئی صاحبہ بنت مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر موصیاں جماعت احمدیہ کراچی کی رخصتانہ کی تقریب ہمراہ عزیزم ظہور الٰہی بشیر صاحب ابن مکرم چوہدری فضل الٰہی بشیر مورخہ ۱۰ ر نومبر ۹۱ء بروز اتوار پرل گارڈنز دستگیر سوسائٹی کراچی میں عمل میں آئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے موقع کی مناسبت سے چند نصائح فرمائیں اور رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اگلے روز چوہدری منیر احمد صاحب چیمہ نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو طرفین کیلئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات کرے۔

ولادت

○ مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم رانا ناصر احمد خان صاحب "بہادر شیر" (سابق افسر حفاظت خاص) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ ر نومبر کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فاخرہ نام عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم عباس احمد صاحب ملہی اور محترمہ عابدہ رشیدہ صاحبہ آف بھوڈی ملیاں، ضلع نارووال کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ ر ستمبر ۹۱ء کو بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام زین العابدین رکھا گیا ہے۔

○ مکرم عبدالحمید احمد صاحب چک نمبر ۹۶ گ ب صریح کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۵ ر اکتوبر کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صبیحہ حمید عطا فرمایا ہے۔

احباب ان سب کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم عرفان احمد ندیم صاحب کو گردے میں پتھری کی وجہ سے تکلیف ہے۔

○ مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۹ گ ب انزائن گڑھ ضلع فیصل آباد پیٹ کی تکالیف کیوجہ سے علیل ہیں

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید گذشتہ کئی روز سے یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی اہلیہ کو شوگر کی تکلیف ہے۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کا پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم محمد افضل صاحب بٹ کارکن دفتر محاسب کے بیٹے محمد عامر بٹ کا دل کا اپریشن تجویز ہوا ہے

○ مکرم قاضی اکبر محمود صاحب کا سروسز ہسپتال لاہور میں گلے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ناصر بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرمہ امۃ العزیزہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مختار احمد صاحب سنوری بیرون ملک بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحکیم صاحب ایجنٹ الفضل اوکاڑہ بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ انیس احمد خان صاحب امریکہ کے شہر نیوجرسی کے ایک ہسپتال میں دل کے اپریشن کے دوران ۹ ر نومبر ۹۱ء کو وفات پا گئیں

○ مکرم سید محمد رفیق شاہ صاحب سادات منزل دارالرحمت غربی ربوہ کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم سید عنایت شاہ صاحب سابقہ سکونت پھلور ضلع جالندھر ۱۳ ر اور ۱۴ ر اگست ۹۱ء کی درمیانی شب فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر قریباً ۵۲ سال تھی۔

○ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ ولد عبدالعزیز صاحب آف ہیڈ بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۰ ر نومبر کو ۵۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت ملیانوالہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

○ مکرم رانا محمد شریف صاحب ولد صوبیدار دلاور علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۴۳/۱۶ منشی والا ضلع شیخوپورہ ۱۲ ر اکتوبر ۹۱ء کو صبح ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئے۔ موصوف کو اپنے گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

○ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب والد مکرم نور محمد صاحب ۱۸ ر نومبر ۹۱ء کو صبح بقضائے الٰہی محمود آباد ضلع جہلم میں رحلت فرما گئے۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ صـ۶ سے آگے

یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز اور دیگر اہل علم اور سائنسدانوں اور جماعت کے مقتدر عہدیداروں جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن اور پاکستان اکیڈمی آف سائنسز اسلام آباد نے ریزولیشن کے ذریعہ ہمدردی اور تعزیت کے پیغام پہنچائے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

کامیابی: مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز۔ لاہور کی بیٹی فہمیدہ ایاز نے بیک وقت پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے، ایل ایل بی کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ یہ کامیابی دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔

○ مکرم شیخ احمد صاحب مبارک آباد اسٹیٹ کی بچیوں عائشہ صدیقہ سلمیٰ مقصودہ اور ملیحہ ثمرین نے بالترتیب نہم۔ پنجم اور سوئم جماعت کے امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات سے نوازے۔

بقیہ صـ۱ سے آگے

بنتی چلی گئی۔

لیکن بعض دفعہ ایسا ہوا کہ اصحاب کے اندر تو خدا تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کا جذبہ پیدا کیا تھا مگر بیویاں عمل کے لحاظ سے کمزور تھیں۔ یا جس جگہ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہاں کے بے نمازیوں کے خون ان سے مل گئے اور وہ پانی گدلا ہو گیا۔ تو ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے خاندانوں میں بے نماز شامل ہو گئے اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس سارے پانی کو گدلا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جہاں ان کی شادیاں نمازیوں میں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی نسل ملی ہے جو نماز پر ہمیشہ قائم بھی رہتی ہے اور مداومت میں قرآنی الفاظ ... (وہ اپنی اپنی نمازوں میں مداومت اختیار کرتے ہیں) کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اسی طرح بعض گھروں میں بے نمازوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ یعنی جو بھی وہاں پیدا ہوتا ہے، بے نمازی ثابت ہوتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ یا دیگر تنظیمیں ان لوگوں کو کس طرح سنبھالیں؟ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا۔ بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے۔ اور یہ ایک بڑا ہی گہرا اور پُر حکمت نکتہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دنیا لاکھ کوشش کرے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کر سکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سیکرٹری جنرل خارجہ مسٹر اکرم ذکی افغان لیڈروں سے اہم مذاکرات کریں گے ان مذاکرات کا مقصد روس اور مجاہدین کے درمیان طے پانے والے سمجھوتے پر تمام فریقوں کا اتفاق رائے حاصل کرنا ہے

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر سودے بازی نہیں کی جائے گی۔

○ اپوزیشن پی ڈی اے نے اعلان کیا ہے کہ ملک گیر تحریک چلائی جائے گی اور حکومت کو ہٹا کر نئے عام انتخابات کروائے جائیں گے۔ اپوزیشن پی ڈی اے نے نئے عام انتخابات کے لئے نشستوں کی تقسیم بھی طے کر لی ہے۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں میں تحریک استقلال کو ۱۴ فیصد، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کو ۶ فیصد اور مسلم لیگ قاسم گروپ کو ۵ فیصد نشستیں دی جائیں گی۔ بقیہ ۷۵ نشستیں پیپلز پارٹی حاصل کرے گی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے اپنی وزارت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان گیارہ قوانین کی جگہ نئے قوانین کا مسودہ تیار کریں جن کو سودی قوانین ہونے کے سبب سے وفاقی شرعی عدالت نے ۳۰ جون تک تبدیل کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ غلام مصطفٰے جتوئی نے کہا ہے کہ میں آئی جے آئی کی غلط پالیسیوں پر خاموش نہیں رہ سکتا۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے نائب صدر مسٹر منظور گچکی نے کہا ہے کہ برٹش بلوچستان کی بحالی کا مطالبہ بلوچوں کے حقوق کے منافی ہے۔ پختونوں کا یہ مطالبہ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔

○ ایم کیو ایم نے الزام لگایا ہے کہ جماعت اسلامی اور پیپلز پارٹی ملک کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے اعجاز الحق اور اے این پی کے وزراء کو محاذ آرائی ختم کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ ریڈیو ماسکو نے بتایا ہے کہ بھارت سندھ کی سرحد پر فوج جمع کر رہا ہے

○ سپریم کورٹ نے اس بارے میں رپورٹ طلب کر لی ہے کہ سرعام پھانسیوں کے بعد قتل کم ہوئے ہیں یا زیادہ ہو گئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی سکھوں نے رومانیہ کے سفارت کار کو ۴۸ روز اپنی حراست میں رکھنے کے بعد از خود رہا کر دیا ہے۔ وزیر داخلہ بھارت نے کہا ہے کہ اغوا کنندگان کا کوئی مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا۔

○ فلسطینی وفد نے اعلان کیا ہے کہ وہ مشرق وسطی کی امن کانفرنس میں اپنی الگ حیثیت میں شامل ہوں گے۔

○ سوویت یونین کی ریاست آذربائیجان نے متنازعہ علاقہ نگورو کاراباخ کو اپنی جمہوریہ میں شامل کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس سے آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان تنازعہ شدت اختیار کر جانے کا امکان ہے۔ نگورو کاراباخ کی خود مختار حیثیت اب ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ روسی صدر مسٹر گورباچوف نے تجویز کیا ہے کہ آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان دس کلومیٹر کا غیر فوجی علاقہ قائم کیا جائے جہاں سوویت فوج متعین ہو۔

تبدیلی اوقات کلینک

مورخہ یکم نومبر ۹۱ء سے کلینک کے اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔
احباب نوٹ فرمالیں۔

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

صبح ۹ بجے تا ۶ بجے شام

وقفہ ۱½ بجے تا ۲½ بجے دوپہر

ڈاکٹر مرزا لئیق احمد ★ دار الصدر ربوہ

کار برائے فوری فروخت

ٹیوٹا کرولا ماڈل ۷۸-۱۹۷۷ء بہترین حالت میں برائے فروخت موجود ہے۔

رابطہ: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس گلی نمبر ۱ ریلوے روڈ ربوہ

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd. Lahore-Karachi